© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محدث
دہلی

نگران اصول
مولانا عبید اللہ صاحب رحمانی
شیخ الحدیث

مدیر مسئول
نذیر احمد املوی
رحمانی

نمبر ۱۲	بابت ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۰ھ مطابق ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء	جلد ۸

آہ!
توحید و سنّت کا علمبردار مجاہد چل بسا

یکم صفر سنہ ۱۳۶۰ھ مطابق ۲۸ر فروری سنہ ۱۹۴۱ء بروز جمعہ کی صبح بھی کیسی قیامت خیز صبح تھی جبکہ ہمارے کانوں نے انتہائی قلق واضطراب اور رنج والم کے ساتھ یہ غم انگیز خبر سنی کہ امانت الٰہیہ کے حامل، حدیث کے حافظ۔ توحید کے فدا کار سنت کے شیدائی، لشکر اسلام کے بہادر جرنیل، ہندوستان کے واحد ملی خطیب، حضرت مولانا محمد جوناگڈھی (نور اللہ مرقدہ) کا آج رات کو اپنے وطن (جوناگڑھ) میں حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے انتقال ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

گو مولانا مرحوم نے اپنی طالب علمی کا دور ختم کرکے تقریباً ۲۵۔۳۰ سال سے مستقل قیام دہلی ہی میں اختیار کرلیا تھا۔ لیکن سال دو سال میں ہمیشہ ایک سفر چند روز کیلئے اپنے وطن کا بھی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ اس سال بھی ۹ر ذی الحجہ سنہ ۱۳۵۹ھ کو جوناگڑھ پہنچ گئے۔ عجیب اتفاق ہے کہ اس سے پہلے جب کبھی وطن جاتے۔ دہلی سے اپنے ساتھ اپنے اہل وعیال کو بھی لیجاتے۔ مگر اس دفعہ تن تنہا تشریف لیگئے۔ اختلاج قلب کی شکایت تو ان کو عرصے سے تھی، اسلئے سفر کرنے میں بہت احتیاط کرتے تھے۔ خصوصاً اس دفعہ تو بارہا کہتے سنے گئے کہ جوناگڑھ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جانیکی ضرورت ہے، لیکن خدا جانے ہمت کیوں نہیں پڑتی ؟ کئی دفعہ بندھا بندھایا بستر کھلوادیا۔ مگر نوشتہ الٰہی پورا تھا۔ اسلئے حالات نے اس سفر پر مجبور کیا، اور آخر وہ جانکاہ حادثہ پیش آیا جس سے دل مجروح، اور آنکھیں اشکبار ہیں ؎

الموت فاجئة والله قاتلة فالعين باكية والقلب مضطرم

آج مذہبی دنیا میں شاید ہی کوئی شخص ایسا ہو، جو مولانا کو ان کی مجاہدانہ دینی خدمات کے باعث نہ جانتا ہو۔ وہ اتباع میں اتنے پختہ اور اتباع سنت میں اتنے سخت تھے کہ آج مخالف کو بھی اس حقیقت کے اعتراف کے بغیر چارہ نہیں۔ قوت گویائی قدرت نے ان کو ایسی ودیعت کی تھی کہ جب کبھی میدان خطابت میں آتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ تائید الٰہی ان کے شامل حال ہے، اور روح القدس ان پر مضامین کا القا کررہے ہیں۔ کتاب وسنت کی حمایت میں ان کی پرجوش اور باطل شکن تقریروں کی گرج سے آج بھی ہندوستان کا چپہ چپہ گونج رہا ہے۔ خدائے ذوالجلال کی عظمت اور اس کے مقدس رسول کی محبت سے ان کا سینہ اسقدر بھرپور تھا کہ باطل پرستوں کی سینکڑوں ریشہ دوانیوں کے باوجود بھی ان میں کبھی تزلزل پیدا نہیں ہوا۔

ان کی تصنیفات کی تعداد بھی غالباً ۶۰ — ۶۵ سے متجاوز ہے۔ جو توحید پرستی اور اتباع سنت کا اتنا بہترین اور جامع لٹریچر ہے کہ ان کے مطالعہ کے بعد کبھی کوئی سمجھدار انسان شرکیہ توہمات، بدعیہ خرافات، اور تقلیدی جمود پر قائم نہیں رہ سکتا۔ جہاں آپ نے جزوی مسائل پر . . . . چھوٹے چھوٹے رسائل لکھکر امت کی ہدایت کا بہترین فرض انجام دیا ہے، وہاں محدث کبیر، حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کی پوری تفسیر، اور رفقیہ اکبر، امام اعظم حضرت ابن قیم رحمہ اللہ کی مشہور تالیف "اعلام الموقعین" کا مکمل ترجمہ لکھکر بھی دین کی بہت بڑی خدمت انجام دی ہے۔ "اعلام الموقعین" وہ کتاب ہے کہ جب اسکے ترجمہ کی خبر مولانا ابوالکلام آزاد کو معلوم ہوئی تو فرط مسرت سے بے اختیار ہوکر از خود مولانا جوناگڈھی کو خط لکھتے ہیں اور اس کا ترجمہ شائع کرنے پر ان کو مبارکباد دیتے ہیں۔

آجکل آپ ایک نہایت ضروری اور مفید تصنیف میں مصروف تھے، . . . . . یعنی آپ نے ارادہ کیا تھا کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ان تمام خطبوں کو اکٹھا کردیں جو آنحضورؐ نے مختلف اوقات میں لوگوں کے سامنے بیان فرمائے تھے۔ اور خیال یہ تھا کہ ان خطبات نبویہ کی اتنی مقدار جمع کردی جائے کہ ایک خطیب سال بھر تک اس میں سے ہر جمعہ کو ایک ایک خطبہ بیان کرتا رہے۔ چنانچہ اب تک اس کی تین جلدیں مطلب خیز ترجمے کے ساتھ شائع ہوچکی ہیں۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینکڑوں خطبات پر مشتمل ہیں۔ بقیہ حصہ بھی زیر طبع تھا مگر وائے حسرت! ما درچہ خیالیم و فلک درچہ خیال

© rasailojaraid.com